بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ    نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ    وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ

دفتر مجلس انصار اللہ بھارت

Office Of The Majlis Ansarullah Bharat

Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA

محلہ احمدیہ قادیان ۱۴۳۵۱۶ ضلع: گورداسپور (پنجاب)    Mob.9682536974, E-Mail :ansarullah@qadian.in

# غزوۂ خندق کے تناظر میں سیرت نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا بیان

## نیز دنیا کے حالات اور پاکستان و بنگلہ دیش کے احمدیوں کیلئے دعاؤں کی تحریک

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 04؍اکتوبر 2024ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، یوکے

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ۔ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ۔ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ۔ اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ ۬ۙ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَلَا الضَّآلِّیۡنَ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: خطبات میں آج کل جنگِ احزاب کا ذکر ہو رہا ہے۔ جنگِ احزاب کی مزید تفصیل یوں بیان ہوئی ہے کہ جب مشرکین کو خندق عبور کرنے کے باوجود کوئی کامیابی نصیب نہ ہوئی اور سخت ہزیمت کا سامنا کرنا پڑا تو انہوں نے اتحاد کیا کہ وہ سب مل کر صبح حملہ کریں گے۔ چنانچہ صبح سب نے مل کر خندق کو گھیر لیا، خندق کو بار بار عبور کرنے کے ساتھ سخت تیر اندازی کا مقابلہ ہوا۔ کفار مسلمانوں کی طرف سے کسی غفلت کے منتظر تھے، اور یہ حملے اور کوششیں وقفے وقفے سے ہوتی رہیں۔ اسی مرحلے پر وحشی بن حرب نے طفیل بن نعمان یا طفیل بن مالک بن نعمان انصاریؓ کو اپنا چھوٹا نیزہ مار کر شہید کر دیا، حضرت سعد بن معاذؓ کو بھی تیر لگا اور آپؓ بھی زخمی ہوگئے، اور اسی زخم کی وجہ سے کچھ دن بعد اُن کی شہادت ہوگئی۔

یہی وہ دن تھا کہ جس روز مسلمانوں کے لیے شدید مصروفیت، اور حملوں کی وجہ سے نماز بھی اپنے وقت پر پڑھنا مشکل ہوگیا۔ اس دن مسلمان نمازیں تو پڑھتے رہے مگر ایک مسلسل خوف اور پریشانی کے عالَم میں نمازیں ادا کی گئیں، عصر کے وقت شدید حملے کی وجہ سے نمازِ عصر تنگ وقت میں پڑھی گئی۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ فرماتے ہیں کہ اس وقت تک کیونکہ صلوٰۃِ خوف مشروع نہیں ہوئی تھی اس لیے بوجہ مسلسل خطرے اور مصروفیت کے صرف ایک نماز یعنی عصر بے وقت ہوگئی تھی جو مغرب کے ساتھ ملا کر پڑھی گئی، اور بعض روایات کی رُو سے صرف ظہر اور عصر کی نمازیں بے وقت ادا کی گئی تھیں۔

نمازیں وقت پر ادا نہ کیے جانے کے متعلق حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو اس کا اتنا صدمہ ہوا کہ آپؐ نے فرمایا خدا کفار کو سزا دے انہوں نے ہماری نمازیں ضائع کیں۔ اس سے محمد رسول اللہ ﷺ کے اخلاق پر ایک بڑی گہری روشنی پڑتی ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ دنیا میں سب سے زیادہ محبوب ترین چیز آپؐ کے لیے خدا کی عبادت تھی۔

حَکَم وعدل سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے اُن تمام روایات کو جن میں تمام نمازوں کا رات کے وقت ادا ہونے کا ذکر ہے، ضعیف قرار دیا ہے۔ فرمایا کہ کسی معتبر حدیث میں چار (نمازیں) جمع کرنے کا ذکر نہیں ہے۔ فتح الباری شرح صحیح بخاری میں لکھا ہے کہ واقعہ صرف یہ ہوا تھا کہ ایک نماز یعنی صلوٰۃ العصر معمول سے تنگ وقت میں ادا کی گئی۔ حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ بروز پیر، منگل اور بدھ ظہر و عصر کے درمیان تشریف لائے اور اپنے اوپر کی چادر رکھ دی اور ہاتھ بلند کیے اور احزاب پر بددعا کی۔ جابرؓ کہتے ہیں کہ ہم نے آپؐ کے چہرے میں خوشی پہچان لی۔ ایک روایت میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ 'تم دشمن سے مڈھ بھیڑ کی تمنا نہ کرو اور خدا سے عافیت چاہو لیکن اگر تمہاری دشمن سے مڈھ بھیڑ ہو جائے تو پھر صبر کرو اور جان لو کہ جنّت تلواروں کے سائے کے نیچے ہے'۔ آپؐ نے دعا کی کہ 'اے اللہ! اے کتاب نازل کرنے والے! اے جلد حساب لینے والے! تُو لشکروں کو شکست دے دے۔ اے اللہ! ان کو شکست دے دے اور ان کے خلاف ہماری مدد کر۔ ایک اور روایت میں یہ دعا بھی مذکور ہے کہ اے اللہ! مَیں تجھے تیرے عہد اور وعدے کا واسطہ دیتا ہوں۔ اے اللہ! اگر تُو چاہے تو یہ عبادت نہ کی جائے۔'

ابوسعید خُدریؓ روایت کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ کلیجے منہ کو آ گئے ہیں۔ کیا ہمارے کہنے کے لیے کوئی کلمات ہیں؟ آپؐ نے فرمایا کہ ہاں! یہ دعا کرو کہ 'اے اللہ! ہمارے عیب ڈھانپ دے اور ہمارے خوف دُور فرما دے۔'

جنگ اسی طرح اپنے عُروج پر پہنچی ہوئی تھی اور قریشِ مکّہ اور اُن کے حلیف قبائل اب مسلسل محاصرے سے تنگ آ چکے تھے اور جلد سے جلد کوئی حتمی وار کر کے، مسلمانوں کا خاتمہ کرنا چاہتے تھے۔ کفار کے سردار یہ حکمتِ عملی تیار کر رہے تھے مگر دوسری جانب خدا تعالیٰ اُن کے ارادوں کو خاک میں ملانے کا فیصلہ کر چکا تھا۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نُعیم بن مسعود جو قبائلِ غطفان کی شاخ قبیلہ اشجع سے تعلق رکھتا تھا، جو اس جنگ میں مسلمانوں سے لڑ رہے تھے، مگر یہ شخص دل میں مسلمان ہو چکا تھا، کفّار اس کے اسلام قبول کرنے سے ابھی بے خبر تھے۔ چنانچہ اس نے اس سے یہ فائدہ اٹھایا کہ ایک روز یہ مدینے پہنچ گیا

اور سب سے پہلے بنو قریظہ کے پاس گیا اور چونکہ نُعیم کے بنو قریظہ کے رؤساء سے پرانے تعلقات تھے لہٰذا اس نے بنو قریظہ کے سرداروں سے کہا کہ میرے خیال میں تم نے یہ اچھا نہیں کیا کہ محمد ﷺ کے ساتھ غداری کر کے غطفان اور قریش کے ساتھ مل گئے، وہ دونوں تو یہاں چند دن کے مہمان ہیں مگر تم لوگوں نے بہر حال یہاں ہی رہنا ہے، یاد رکھو! کہ قریش اور غطفان جاتے ہوئے تمہیں مسلمانوں کے رحم و کرم پر چھوڑ جائیں گے اس لیے کم از کم ایسا کرو کہ قریش اور غطفان بطور ضمانت اپنے چند آدمی تمہارے ساتھ کر دیں تاکہ تمہیں اطمینان رہے کہ تمہارے ساتھ کوئی غداری نہیں ہوگی۔ اس کے بعد نُعیم بن مسعود قریش کے پاس گیا اور انہیں کہا کہ بنو قریظہ تم سے خائف ہیں اور تمہارے چند آدمی یرغمال بنانے کا ارادہ رکھتے ہیں مگر تم ہرگز ایسا نہ کرنا۔ اسی طرح اس نے بنو غطفان سے بھی ایسی باتیں کیں۔ خدا کی کرنی ایسی ہوئی کہ انہی دنوں قریش و غطفان یہ ارادہ کر رہے تھے کہ مسلمانوں پر چاروں طرف سے ایک ہی وقت میں حملہ کیا جائے تاکہ مسلمان قلّتِ تعداد کی وجہ سے اس کا مقابلہ نہ کر سکیں اور کہیں نہ کہیں سے ان کی لائن ٹوٹ جائے اور حملہ آور آسانی سے مدینے میں داخل ہو سکیں۔ اس تجویز کے مطابق بنو قریظہ کو پیغام بھیجا گیا تو انہوں نے جواب بھجوایا کہ کل تو ہمارا سبت کا دن ہے اس لیے ہم معذور ہیں اور ویسے بھی جب تک آپ لوگ اپنے چند آدمی ضمانت کے طور پر ہمارے پاس نہ ٹھہرائیں گے ہم اس حملے میں شامل نہیں ہوں گے۔ اس بات کے سامنے آتے ہی دونوں طرف نُعیم کی بات کی تصدیق ہوگئی اور دونوں جانب شدید بد دلی پھیل گئی۔ بنو غطفان اور قریش نے پیغام بھیجا کہ ہم یرغمالی نہیں دیتے، تم نے آنا ہے تو ویسے ہی آؤ! اس پر بنو قریظہ کو یقین ہو گیا کہ غطفان اور قریش کی نیّت صاف نہیں ہے اور یوں نُعیم کی یہ سکیم کامیاب ہوگئی۔

پھر اللہ تعالیٰ کی تقدیر مسلمانوں کے حق میں ایک روز شدید آندھی کی صورت میں بھی ظاہر ہوئی۔ اس کی تفصیل کچھ یوں ہے کہ ایک رات جب شدید سردی تھی اللہ تعالیٰ نے اس زور کی آندھی بھیجی کہ جس نے کفار کی ہانڈیوں کو پلٹ دیا اور برتن الٹ دیے۔ اس آندھی نے کفار کی آنکھیں بھر دیں، ان میں کمزوری اور بزدلی داخل کر دی اور مشرکین پسپا ہو گئے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ خوف ناک آندھی کی تفصیل بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ ان مناظر نے کفار کے وہم پرست قُلوب کو جو پہلے ہی محاصرے کے تکلیف دہ طُول اور اتحاد کی باہمی بے اعتمادی کے تلخ تجربے سے متزلزل ہو رہے تھے، ایک ایسا دھکا لگایا کہ پھر وہ سنبھل نہ سکے اور صبح سے پہلے پہلے مدینے کا افق لشکرِ کفّار کے گرد و غبار سے صاف ہو گیا۔

جب آندھی کا زور ہوا تو ابو سفیان نے آس پاس کے قریشی رؤساء کو بلا کر کہا کہ ہماری مشکلات بہت بڑھ رہی ہیں اب یہاں زیادہ ٹھہرنا مناسب نہیں ہے اس لیے بہتر ہے کہ ہم واپس چلے جائیں اور مَیں تو بہرحال جاتا ہوں۔ یہ کہہ کر اس نے اپنے آدمیوں کو واپسی کا حکم دیا اور پھر اونٹ پر سوار ہو گیا مگر گھبراہٹ کا یہ عالَم تھا کہ اونٹ کے پاؤں کھولنے یاد نہ رہے، سوار ہونے کے بعد جب اونٹ نے حرکت نہ کی تو اسے خیال آیا۔ اس وقت عکرمہ بن ابی جہل نے کسی قدر تلخی سے کہا کہ ابوسفیان! تم امیر العسکر ہو اور لشکر کو چھوڑ کر بھاگے جا رہے ہو، تمہیں لشکر کا خیال بھی نہیں ہے۔ اس پر ابو سفیان شرمندہ ہوا اور اونٹ سے اتر کر کہا لو! مَیں نہیں جاتا مگر تم لوگ جلدی جلدی تیاری کر لو۔ اس کے بعد جیسے جیسے دوسرے قبائل کو کُوچ کی اطلاع ہوتی گئی انہوں نے بھی تیزی سے واپسی کی تیاری شروع کر دی۔ بنو قریظہ بھی اپنے قلعوں میں واپس چلے گئے، اور ان کے ساتھ بنو نضیر کا سردار حیی بن اخطب بھی ان کے قلعوں میں چلا گیا اور صبح سفیدی نمودار ہونے سے پہلے سارا میدان خالی ہو گیا اور ایک فوری اور محیر العقول تغیّر کے طور پر مسلمان مفتوح ہوتے ہوتے فاتح بن گئے۔

جب رسول اللہ ﷺ کو کفار کی پسپائی کی اطلاع ملی تو آپؐ نے خدا کا شکر ادا کیا اور فرمایا کہ یہ ہماری کسی کوشش کا نتیجہ نہیں ہے بلکہ محض خدا تعالیٰ کے فضل کی وجہ سے ہے جس نے اپنے دَم سے احزاب کو پسپا کر دیا۔ اس کے بعد کفار کے فرار کی خبر مسلمانوں میں مشہور ہو گئی۔

حضورِ انور نے فرمایا باقی تفصیل انشاء اللہ آئندہ بیان کروں گا۔

دنیا کے موجودہ حالات کے لیے دعا کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضور پُر نور نے فرمایا کہ ’دنیا کے حالات، جیسا کہ پتا ہے آپ کو دن بدن خراب ہوتے جا رہے ہیں، تباہی کی طرف جا رہے ہیں۔ امریکہ اور بڑی طاقتیں انصاف سے کام لینا نہیں چاہتیں۔ جنگ وسیع ہوتی چلی جا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ احمدیوں اور معصوموں کو اس کے خوفناک اور بد اثرات سے بچائے۔ اس کے لیے ہمیں اللہ تعالیٰ سے تعلق میں بڑھنا ہو گا اور دعاؤں کی طرف بہت زیادہ توجہ دینی ہو گی۔ اس کی طرف ہر احمدی کو توجہ دینی چاہیے۔ پاکستان میں احمدیوں کے حالات بھی کافی زیادہ خراب ہو رہے ہیں، اُن کے لیے بھی دعا کریں۔ بنگلہ دیش کے احمدیوں کے حالات کے لیے بھی دعا کریں۔ اُن لوگوں پر بھی بڑی سختیاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب پر رحم اور فضل فرمائے۔‘

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ۔ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔